اندیشہ زوال از وردہ بتول

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اندیشہ زوال

از

وردہ بتول

www.novelsclubb.com

"بالا بالا اوہ خدایا" اس کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔سامنے اوندھے منہ بالا فرش پر گری ہوئی تھی اور اس کے ماتھے پر چوٹ لگی تھی ویل چیئر پاس ہی گری ہوئی تھی۔

زیبائش کے دماغ میں پہلا خیال فیزیو تھیراپسٹ کا آیا اس کا نام ونشان گھر میں نہیں تھا۔بالا کو بیڈ پہ لٹا کر اب وہ اسے ہوش دلانے کی کوشش کر رہی تھی جو نیم دراز آنکھوں سے ہوش سمبھال رہی تھی۔

"بالا یہ سب کیسے ہوا اور ڈاکٹر شازیہ وہ کدھر ہیں" زیبائش نے اپنے سوال پر بالا کی آنکھیں نم ہوتی دیکھیں۔

"آپا" اور وہ زیبائش کے گلے لگ کے رونے لگی۔

"کیا ہوا تم کیوں رہی ہو مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے میرا دل بیٹھا جا رہا ہے"۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپا وہ فیزیو تھیراپسٹ اتنی بری تھی اس کو کچھ نہیں آتا مجھے زبردستی چلا رہی تھی اب میں فوراً چل تو نہیں سکتی اور۔۔۔" ساتھ وہ ہچکیاں لیتی اپنی آنکھیں خشک کر رہی تھی۔

"اور جب میں نے اسے کہا کہ تم یہ کیا کر رہی ہو تو مجھے اس نے اپنے سہارے سے کھڑا کیا ہوا تھا اور اس نے مجھے چھوڑ دیا اور جب دیکھا کہ میں بے ہوش گئی تو یقیناً وہ بھاگ گئی"۔ اب بالا اپنی ہتھیلیوں کی جانب دیکھتی بول رہی تھی اور زیبائش کی سمجھ سے ساری کہانی باہر تھی۔

"وہ اتنی مہذب خاتون ہیں آخر وہ ایسا کیوں کریں گی میں ان سے بات کروں گی وہ تو شکر ہے میں وقت پر آگئی ورنہ کیا کیا ہو جاتا"۔ باہر خاموشی سے سر ہلاتے ہوئے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپا مجھ سے وعدہ کریں اب کوئی فیزیو تھیراپسٹ نہیں آئے گی میں ٹھیک ہوں جیسی ہوں مجھ سے یہ نہیں ہو گا"۔ معصوم سا چہرہ بنائے وہ زیبائش کا ہاتھ پکڑے وعدہ لینے لگی۔

زیبائش جواباً اچھا سے زیادہ کچھ نہ بول سکی اس واقعے نے اسے بری طرح ہلا دیا تھا بالا کا اتنا جلدی موو آن کر لینا اسے عجیب لگا تھا ورنہ بالا اتنا ضبط نہیں کرتی۔

زیبائش کی کی گئی کسی کال کا جواب ڈاکٹر شازیہ نے نہ کیا اور پھر نمبر بند جانے لگا وہ اس معاملے کو کل دیکھ لے گی۔

"ہیلو" زیبائش نے فون کو کان سے لگا لیا اور ساتھ ہی اپنا بستر بنانے لگی آج ملازمہ نہیں آئی تھی۔

"ہیلو بیٹا کیسی ہو؟" مہینے میں ایک دو مرتبہ کال کرنے کی زحمت اس کے اکلوتے ماموں کر لیا کرتے تھے اور زیبائش کیلیے یہ کافی تھا۔

"میں ٹھیک آپ سنائیں مامی کیسی ہیں؟"

"ہاں سب ٹھیک ہیں بھئی اتنے دن ہو گئے آئے نہیں تم لوگ آج شام میں آؤ رضوانہ سے بھی ملاقات ہو جائے گی" ان کے لہجے میں صاف حکم تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"جی ضرور "زیبائش کو اس دور میں کوئی بلانے والا غنیمت لگا تھا۔ ابھی بھی کوئی جگہ ہے جہاں وہ اپنایت سے بلائی جاتی ہے۔

فون رکھتے ہی اس نے بالا اور امی کو بتایا اور شام میں وہ سب تیار تھے۔

"آج کل کچھ زیادہ ہی آوٹنگ نہیں کرتے ہم "گاڑی کے شیشوں سے منہ باہر نکالے بالا بہت پرجوش ہو کر بولی۔ زیبائش کی وہاں جانے کی ایک وجہ یہ بھی تھی۔

دروازے پر اس کی ممانی اور مریم نے ان سب کا استقبال کیا۔

بہت ہی گرم جوشی سے رینا نے باری باری ان سب کو گلے لگایا جب کہ مریم سے سلام تک ہی بات رہی۔ زیبائش پہلی مرتبہ اسے اس گھر میں دیکھ رہی تھی۔

شام کی چائے پر اورنگزیب نے بھی ان کو جوائن کر لیا تھا اور اب لان کہ دوسری جانب ایک بینچ پر زیبائش رینا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔

"سب خیریت ہے نا آپ ایسے مجھے الگ لے کے آئیں"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ارے سب خیریت ہے ایسے ہی دل بوجھل تھا تو تم سے بات کرنے کا بہت دل چاہ رہا تھا"۔رینا کی نظریں سامنے لگی کیاریوں کی جانب تھیں جب کہ زیبائش کو وہ بہت بجھی بجھی سی لگی۔

اس کے ہاتھوں کی مہندی ناخنوں کا عرق لپسٹک سے آراستہ ہونے والے ہونٹ بازؤں کے سونے کے کنگن گلے کا ہار کچھ بھی رینا اور نگزیب کے ساتھ نہیں تھا کچھ غائب تھا۔

"تمہیں پتہ ہے زیبائش اس گھر میں میں رات ورات بیاہ کر لائی گئی تھی دنیا سے مخالفت کر کہ اور نگزیب نے مجھ سے شادی کی تھی مجھے ہر چیز کے ساتھ قبول کیا تھا میرا ماضی میرا حال اور اس کا مستقبل اور نگزیب نے کسی چیز کی پرواہ نہیں کی تھی"۔رینا کے لبوں پر زخمی سی مسکراہٹ آئی۔

"مجھے لگا تھا کہ یہ محبت کی انتہا ہے اور نگزیب کو مجھ سے عشقِ لاثانی ہے"۔اب کی بار وہ سر جھٹکتے ہوئے ہنسی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تم جانتی ہو ہر عروج کو زوال ہے اور محبت سے بڑا عروج ہے کوئی جن کا محبوب ان کے قدموں میں ہو وہ پھر بلندیوں پہ چلے جاتے ہیں خدا بن جاتے ہیں"

اب وہ زیبائش کو دیکھتے ہوئے اس کے ہاتھ کو سہلا رہی تھی۔

"جی آپ صحیح کہتی ہیں کیا بات ہے ممانی کچھ ہوا ہے کیا"۔زیبائش کو یہ باتیں رینا کے منہ سے مشکوک لگی تھیں۔

"مجھے کیا ہو گا" رینا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تمہیں پتہ ہے تمہارے ماموں تمہارے لیے نئی ممانی لے آئیں ہیں" اب وہ پرجوش ہو کر زیبائش کو بتانے لگی جب کہ زیبائش کو وقتی طور پر دھکا لگا۔

زیبائش نئی ممانی کو جان گئی تھی اور رینا کو تسلی دینے کیلیے اس کے پاس کچھ نہ تھا اب ساری باتیں اس کی سمجھ میں آنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زیبو بیٹے پتہ ہے محبت میں شراکت برداشت نہیں ہوتی" اس کی آنکھوں میں پہلی مرتبہ نمی آئی۔

"آپ کو پتہ ہے اللہ کو اپنے ساتھ شریک برداشت نہیں شرک کی کوئی معافی نہیں یہ ظلم ہے آپ پر اللہ پر نہیں کیونکہ آپ اپنے سے محبت کرنے والا کھو دیں گے اس کے بعد اللہ کی رحمتوں سے محروم ہو جایں گے" شہریار کے ایک لیکچر کی باتیں زیبائش کے دماغ میں گھومنے لگیں۔

"ماموں نے بھی اپنا ایک محبوب کھو دیا ہے۔ شراکت محبت ختم کر دیتی ہے؟" وہ خود سے سوال کرنے لگی۔

"مجھے تمہارے ماموں سے کوئی شکایت نہیں لیکن وہ میری محبت کھو چکا ہے اس نے ظلم کیا ہے زیبو" ریناا بھی بھی ضبط کیے بول رہی تھی۔

"اگر آپ نے محبت میں شراکت دیکھنی ہے اور وجہ جاننی ہے کہ اللہ شرک معاف کیوں نہیں کرتا تو کبھی اس عورت سے بات کرنا جس کا شوہر دوسری شادی کر لے"۔ شہریار کی آواز ایک بار پھر گونجی زیبائش کو تب لگا تھا کہ اس کی ملاقات کبھی ایسی عورت سے نہیں ہو گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں بھی کیا لے کہ بیٹھ گئی اچھا تم کہ رہی تھی کہ تم ابھی جا رہی ہو"۔ آنکھوں کے کونے صاف کرتے ہوئے رینا نے پھر بات کا آغاز کیا اسے زیبائش سے واقعی کسی ہمدردی کی ضرورت نہیں تھی۔

"جی وہ مجھے کام ہے کچھ پھر صبح جانا ہے تو ہم چلتے ہیں"

"ایک کام کرو رضوانہ اور بالا کو چھوڑ جاؤ کل پرسوں ہم خود بھجوا دیں گے"۔

زیبائش کا انکار کرنے کا دل چاہا لیکن وہ نہ کر سکی۔

"ہیلو" بالا ایک مسکراہٹ کے ساتھ فون پر کسی سے مخاطب تھی۔

"ہاں میں بلکل ٹھیک تم کہاں غائب تھے"۔ اب وہ دن والی بالا نہیں لگ رہی تھی

رات کھانے کے بعد وہ اپنے اور رضوانہ کے کمرے میں تھی زیبائش کھانے سے پہلے ہی گھر چلی گئی تھی۔

"تمہیں یاد ہے بالا میں نے تمہیں ایک گروپ کا بتایا تھا"۔ فون سے ایک خوشگوار آواز والا لڑکا بول رہا تھا۔

"ہاں مجھے یاد ہے بی جے گروپ کیا ہے اس میں"۔ بالا کو اس کی ہر بات حفظ تھی۔

"ہاں یار ایسے ہی teenagers ہیں اپنے مسائل بتاتے ہیں ہم تھوڑے بڑے ہیں لیکن میرے ایک دوست نے مجھے ڈال دیا اور اچھا گروپ ہے لوگ کافی اچھے ہیں"۔

"اچھا تو ہمیں کیا" وہ اپنی گفتگو کا محور ایک فضول گروپ نہیں بنانا چاہتی تھی۔

"ہمیں یہ کہ میں نے تمہیں بھی add کیا ہے ضرور دیکھنا"۔

"اچھا یار ٹھیک ہے تمہیں پتہ ہے۔۔۔۔۔۔" اپنے پورے دن کی روداد وہ اسے ایک سانس میں بتانے لگی اور وہ جانتی تھی کہ بیچ میں ہی سننے والے نے سننا بند کر دیا ہے اور خراٹوں کی آواز آنے لگی تھی اور ایک لفظ اور بولے بغیر بالا نے فون بند کر دیا۔

"ابو آپ کو سمجھ نہیں آتی کہ میرا کوئی قصور نہیں تھا وہ لڑکے مجھ سے خود ہی لڑنے لگ گ ئے تھے اور میں ان سے ڈر کے نہیں بھاگا میں نے اور نہیں رہنا تھا وہاں"۔

اسفندیار سخت لہجے میں لیکن آہستہ آواز میں کھانے کی ٹیبل پر مسلسل طعنوں کے بعد خاموشی توڑ بیٹھا۔

"کیوں نہیں رہنا تھا وہاں اس لیے تمہیں بھیجا تھا وہاں "اسی کے بر عکس جاوید صاحب کی آواز اونچی تھی۔

"رہنے بھی دیں جب سے آیا ہے یہی بات لے کے بیٹھے ہیں سکون سے کھانا کھانے دیں اسے "۔بیٹوں کی حمایتی ماں سے چپ نہ رہا گیا۔

"تمہارے لاڈ نے یہ نوبت لائی ہے کہتی ہے کہ اب بچوں سے بات بھی نہ کریں "۔اور بیٹوں سے کھچے باپ سے بھی چپ نہیں رہا جاتا۔

رات کے کھانے کے بعد زیبائش چائے بنا کر ٹیریس پر آگئی گھر میں آج بس وہی تھی اکیلی تو وہ ہمیشہ سے ہے لیکن آج بس اسی کا وجود ان دیواروں میں قید تھا۔

بالا کے واقعے کو سوچنے کے بعد وہ بے اختیار اسفندیار کے بارے میں سوچنے لگی۔

"میں نے اسے کتنا اگنور کیا لیکن کتنا ڈھیٹ آدمی ہے کوئی self respect نام کی چیز ہی نہیں ہے"۔اندھیرے میں وہ خود سے بڑبڑانے لگی۔

اور اس کے اکیلے پن کا ساتھی اب پھر سے بولنے لگا۔

"اسلام علیکم سامعین" وہ بولتا سا معین تھا لیکن زیبائش کو صرف اپنا نام سنائی دیتا تھا۔

"اگلی آیت ہماری رہ گئی تھی اور اس کا ترجمہ تھا" اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے اور اللہ کافی دوست اور کافی مددگار ہے"۔

کتنی پیاری آیت ہے چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے زیبائش کہنے لگی۔

"اس آیت کے دو حصے ہیں پہلا یہ کہ ہمارے دشمنوں کو اللہ جانتا ہے اور وہ ہمارے دشمنوں کو ہم پر واضح کر دیتا ہے وہ حق کو باطل سے الگ کر دیتا ہے لوگوں کے اصلی چہروں کو وہ بے نقاب کر دیتا ہے بظاہر ہمیں دوست لگنے والوں کو اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کتنے خیر خواہ ہیں اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہمیں بغیر کسی علم کے کسی کے

بارے میں گمان نہیں کرنا چاہیئے ممکن ہے ہم کسی کو ایسے ہی اپنا دشمن سمجھنے لگ جائیں اور اسے ہم سے کوئی دشمنی نہ ہو یہ آیت اس بات کی گواہ ہے کہ اللہ ہی ان کے بارے میں جانتا ہے"۔ ہر ہر لفظ کو ٹھہر کہ بولتا ہو شہر یار بہت شفاف آواز کا حامل تھا۔

زیابیش کو اپنی یونیورسٹی کی وہ لڑکی یاد آئی جو اسے بغیر کسی وجہ کے بری لگتی تھی زیبائش کو اس لڑکی کی ہر بات میں ہی نقص نظر آتا تھا۔ وہ شرمندہ ہوئی اور ساتھ ہی اپنی ان دوستوں کی بھی یاد آئی جو اسے اپنی خیر خواہ لگتی تھیں لیکن اللہ نے اس کے دشمنوں کو بے نقاب کیا تھا۔ ہم اکثر غلط ہوتے ہیں۔

"تبھی حضور کے دور میں اکثر وحی نازل ہو جاتی تھی اگر کوئی مسلہ درپیش آجاتا تو اللہ اسی وقت وحی کے ذریعے رہنمائی فرماتے لیکن حضور کے وصال کے بعد اگر کوئی منافق بھی جھوٹا ایمان لائے تو اس کے ایمان کو judge نہیں کیا جاتا تھا کیونکہ اندر کا حال اللہ جانتا ہے۔" شہر یار اپنی گفتگو جاری رکھے ہوئے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اگلا حصہ مجھے بہت پسند ہے کی اللہ ہی کافی ہے اس طرح کی بہت سی اور آیات ہیں کہیں وہ کارساز ہے کہیں مددگار اور یہاں دوست اور مددگار۔ یہاں لفظ آیا ہے ولیا جو کہ ولی سے نکلا ہے کچھ جگہ اس کا ترجمہ حمایتی کیا جاتا ہے اور کہیں دوست خیر یہاں ہم دوست لیں گے کتنی مرتبہ ہمارا دل چاہتا ہے کہ فلاں ہمارا دوست ہو۔۔۔۔۔"

زیبائش کو اس دن اسفندیار کے بارے میں اپنی کی گئی بات یاد آئی "کتنا اچھا ہوا گر ہم دوست بن جائیں"۔

"ہم اپنا حلقہ احباب وسیع کرنا چاہتے ہیں کبھی آپ نے سوچا ہے دوست کون ہوتا ہے کوئی بھی ہمارا دوست نہیں بن سکتا جس کے ساتھ وائب میچ کر جائے نہیں ایسا نہیں ہے دوست کہلانے کا حق صرف وہ شخص رکھتا ہے جو اپنی فطرت میں سے صرف خلوص کو آپ کے نام کر دے۔ کیا کوئی انسان اتنا خالص ہو سکتا ہے"؟

زیبائش اس کا جواب جانتی تھی جب وہ خود کسی کیلیے خالص نہیں ہو سکتی تو کوئی اس کیلیے کیسے ہو سکتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کوئی کیسے آپ کے مسائل آپ کے راز بغیر ذاتی رائے رکھے سن سکتا ہے کسی حد تک لوگ مخلص ہو بھی سکتے ہیں لیکن دوست یعنی معاون مددگار سننے والا ہر ذاتی مفاد سے پاک صرف اللہ ہی ہو سکتا ہے اور پھر جن کا دوست اللہ ہو تو وہی اس کیلیے کافی ہو جاتا ہے جب مدد اسی سے ملنی ہے تو کسی کو اپنی ضرورت بتائیں ہی کیوں؟ لوگ اپنے مسائل بتاتے ہیں کہ دل ہلکا ہو جاتا ہے تو ہم اس ذات کو نہ بتائیں جو دل ہلکا کرنے کے ساتھ ساتھ وہ مسئلہ حل کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہو۔ ہم مکمل ذات کو چھوڑ کر اپنے جیسے ہی نامکمل لوگوں کے پاس کیوں جاتے ہیں؟"

زیبائش نے یہیں ویڈیو بند کر دی اور خالی کپ پکڑے اندھیرے میں دیکھنے لگی۔

"میں کیوں دوست تلاش کرتی رہتی ہوں آخر کیوں مجھے ایک دوست کی کمی ستاتی رہتی ہے"۔

www.novelsclubb.com

جنت اس کی دوست نہیں تھی۔۔۔۔۔وہ دوست نہیں جیسی وہ چاہتی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہائے بھائی آپ کتنے پیارے ہیں نا" امل سر اٹھا کر چھ فٹ کے اسفند کو تیار ہوتے دیکھ رہی تھی۔

امل کی آنکھوں میں رشک دیکھ کر اسفندیار کی گالیں سرخ ہو گئی تھیں۔

"یار تم اتنی باتیں سیکھتی کہاں سے ہو" بالوں کو کنگی کرتے ہوئے اس نے انگلی سے امل کی گالوں کو چھوا۔

"باتیں بھی کوئی سیکھتا ہے یہ ایک آرٹ ہے آرٹ" نئے دور کی اس بچی پر انٹرنیٹ کے اثرات خوب عیاں ہوتے تھے۔

"ابھی تک تیار نہیں ہوئی ورنہ پھر ابو کے ساتھ جانا میں نہیں چھوڑوں گا"۔

"نہیں پلیز میں آپ کے ساتھ ہی جاؤں گی میں ابھی تیار ہوتی ہوں کہیں جانا نہیں"۔

www.novelsclubb.com

امل نیلم بیگم اور جاوید صاحب کی بھڑاپے کی اولاد تھی اور گھر میں سب کی لاڈلی بھی لیکن اسفند سے اسے بہت کم عرصے میں کافی زیادہ لگاوٹ ہو گئی تھی اسے اپنا اکلوتا بھائی کوئی شہزادہ لگتا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بھائی آپ پہ تو کتنی زیادہ لڑکیاں مرتی ہونگی ہیں نا"۔ڈرائیو کرتے اسفند کو دیکھتے ہوئے وہ ستائشی انداز میں بولی۔

"استغفر اللہ یہ کیسی باتیں کرتی ہو تم۔بچے ایسی باتیں نہیں کرتے"۔

"جو بھی کہیں لیکن آپ شادی نہیں کریں گے سمجھ آئی میں آپ کو شئیر نہیں کروں گی"۔

"I am all yours mam"

"اللہ حافظ"۔

"اف یار یہ بچی ہے یا کیا خدا جانے اس کے دماغ میں ایسی باتیں کیسے آجاتی ہیں اب بھلا شادی نہ کروں میں "خود سے ہی باتیں کرتے ہوئے وہ ہنسنے لگا۔

کسی لمحے کی کی گئی بات کب حقیقت میں تبدیل ہوتی ہے اور تقدیر ہمیں کن چیزوں سے محروم رکھے کوئی نہیں جانتا۔